کے کچھ عزیز قادیانی تھے، مولانا کی زیر ادارت اخبار میں قادیانیوں کے خلاف ایک خبر چھپنے پر ان مرزائی اعزّہ کے دباؤ پر مولانا ادارت سے سبکدوشی پر مجبور ہو گئے۔ جس کے بعد مولانا نے ہفت روزہ ''غریب ملتان'' جاری کیا اس میں نظم ''لو پھر بہار آئی، ربوہ کی یاد آئی'' شائع ہونے پر مرزائی ڈپٹی کمشنر ملتان ایس ایم حسن نے پرچہ بند کرنے اور ۵ سو روپے زرِّ ضمانت ضبط کرنے کا حکم جاری کیا، جس پر مولانا نے پرچہ بند کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ بعد ازاں ۱۹۵۱ء میں امیر شریعت کے مشورے سے مجلس احرار اسلام کے ترجمان لاہور سے روزنامہ ''آزاد'' کی ادارت سنبھالی، جس کے مدیر اس سے پہلے نوابزادہ نصر اللہ خان اور شورش کاشمیری رہ چکے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں تحریکِ ختم نبوّت شروع ہونے پر روزنامہ ''آزاد'' بھی بند کر دیا گیا اور گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ حضرت امیر شریعت کو کراچی سے اور مولانا مجاہد الحسینی کو مظفر گڑھ سے گرفتار کر لیا گیا، یہ وہ نازک مرحلہ تھا کہ ایسی شریکۂ حیات جس کے سر پر باپ کا سایہ پہلے سے نہیں، شوہر کی گرفتاری پر حوصلہ ہار سکتی تھی لیکن مرحومہ نے صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا، مولانا مجاہد الحسینی ایک ماہ مظفر گڑھ جیل میں قید رہنے کے بعد لاہور سنٹرل جیل منتقل کیے جانے کے موقع پر مرحومہ نے پہلی مرتبہ اپنے شوہر کو ہتھکڑی میں جکڑا دیکھا تو بھی ضبط کا بندھن ٹوٹنے نہ پایا، لاہور جیل منتقل ہونے پر مرحومہ نے اماں جی (اہلیہ محترمہ امیر شریعتؒ) کو اطلاع کا خط لکھا جس کے جواب میں اماں جی نے اپنی ہونہار فاضلہ ادیبہ بیٹی سیدہ اُمّ کفیل بخاری جنھوں نے امیر شریعت پر ''سیدی وابی'' کے زیرِ عنوان کتاب تصنیف کی، سے خط لکھوایا جو درج ذیل ہے:

ملتان

۶/اپریل ۵۳

صدیقہ بہن سلامت رہو۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ طالبہ خیر مع الخیر

کئی دن ہوئے کہ آپ کا خط ملا تھا۔ بھائی مجاہد صاحب کی گرفتاری کی خبر معلوم ہوئی آپ گھبرائیں نہ اور خدا سے کامیابی کی دعا کیا کریں۔ اور اطلاع دیں کہ مجاہد بھائی کو کس جیل میں رکھا ہے۔ کوئی خط آیا ہے یا نہیں ابا جی کا خط آیا تھا پہلے کراچی سے اب کل اور آج دو خط آئے ہیں سکھر جیل سے وہ خیریت سے ہیں اماں جی بہت بہت سلام اور دعاء مسنون کہتی ہیں۔ اپنی بھاوج سے بھی ان کا پیار اور میرا سلام کہہ دیں۔ اماں جی کہہ رہی ہیں کہ ہو سکے تو آپ سب آیت کریمہ کا ختم کریں اور کامیابی کی دعا کریں۔ (سوا لاکھ کا ایک ختم ہوگا)

والسلام

آپ کی بہن: ص

خط کے مضمون سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ تحریک کے ان رہنماؤں کی حوصلہ مند ازواج کے ہاں اپنے شوہروں کی رہائی کی فکر دامن گیر نہ تھی، بلکہ فکر تھی تو تحریک کی کامیابی کی، مولانا مجاہد الحسینی کی اہلیہ محترمہ واحد خاتون تھیں جن کے نام اماں جی (زوجہ محترمہ امیر شریعتؒ) نے اس موقع پر اس مضمون کا خط لکھوایا جس سے دونوں گھرانوں کے قریبی مراسم پر روشنی پڑتی ہے۔

امیر شریعت کو کراچی سے سکھر اور پھر لاہور سنٹرل جیل منتقل کیے جانے پر تحریک کے صف اوّل کے تمام رہنما یکجا ہو گئے۔ لاہور جیل کے ایک سالہ عرصۂ اسیری کے دوران مرحومہ ہر پندرہ روز بعد مظفر گڑھ سے مولانا سے ملاقات کے لیے لاہور آتی رہیں۔ اس دوران مظفر گڑھ میں واحد ذریعہ معاش باغ بھی ہتھیا لیا گیا۔ معاشی تنگی کا سامنا بھی رہا۔ لیکن کسی ملاقات میں کوئی شکوہ شکایت زبان پر نہ آئی۔ بلکہ سرکاری اہلکاروں نے مکان واپس لینے کی بھی دھمکی دی تو نہایت جرأت مندی کے ساتھ انھیں یوں لاجواب کیا کہ جہاں سے ہم آئے ہیں انڈیا کا ہمیں ویزہ دیدو ہم واپس چلے جاتے ہیں، یہ سن کر پولیس شرمندہ ہو کر واپس چلی گئی۔

لاہور جیل کے عرصہ اسارت کے دوران مرحومہ سے وابستہ اہم واقعہ یہ کہ مولانا مودودی نے اپنے مقدمہ کی سماعت کے دوران عدالت میں بیان دیا تھا کہ ہماری جماعت تحریک کے ڈائریکٹ ایکشن کے فیصلے میں سرے سے شامل نہیں تھی اور ہمارے صرف دو ارکان نے اس میں حصہ لیا تھا۔ جنھیں ہم نے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ جیسا کہ مولانا مودودی کی کتاب ''قادیانی مسئلہ'' میں بھی درج ہے جبکہ حقیقت یہ تھی کہ ۱۶؍جنوری ۱۹۵۳ء کو کراچی میں حاجی مولانا بخش سومرو کی کوٹھی پر علامہ سید سلیمان ندویؒ کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس کے پہلے سیشن میں ۲۲ نکات طے کیے گئے اور دوسرے سیشن میں تحریک ختم نبوت چلانے کا فیصلہ ہوا اس فیصلے میں مولانا مودودی اور دیگر ارکان شامل تھے جبکہ اس کے بعد کے اجلاس میں شیخ سلطان احمد امیر جماعت اسلامی سندھ شریک تھے جس میں ڈائریکٹ ایکشن کا فیصلہ ہوا اور تحریک ہی کی وجہ سے جماعت کے سات آٹھ مرکزی قائدین جیل میں تھے اور اس دوران انھوں نے کبھی تحریک سے علیحدگی کا عندیہ نہیں دیا تھا۔

اس بیان پر امیر شریعت نے مولانا مجاہد الحسینی سے فرمایا کہ کراچی کے اجلاس کے شرکاء کی فہرست کہاں ہے جس میں آپ نے سب سے دستخط لیے تھے۔ مولانا نے بتایا کہ وہ گھر میں ہے چنانچہ اب کی بار مولانا کی اہلیہ اپنے بھائی کے ہمراہ حسب معمول ملنے آئیں تو مولانا نے ان کے ذمے لگایا کہ فلاں فلاں فائل میں موجود وہ کاغذ آئندہ حاضری میں لیتی آئیں، چنانچہ آئندہ ملاقات میں مرحومہ نے اپنے بھائی رحمت الٰہی کے تعاون سے اس کاغذ کی فوٹو کاپی جو کہ شیشے پر عکس بندی کی صورت میں ہوتی تھی کرا کر جیل میں مولانا کو پیش کر دی۔ حضرت امیر شریعت نے مولانا مودودی کی اس اجلاس میں شرکت کا یہ ثبوت ملنے پر اپنے اسیر ساتھیوں کو بھی دکھایا، چنانچہ یہ تاریخی دستاویز جسٹس منیر کی سربراہی میں قائم منیر انکوائری کمیشن میں پیش کی گئی اور کمیشن کی رپورٹ میں بھی اس کا حوالہ موجود ہے۔

تحریکات میں ایسے کردار کی حامل نجانے کتنی خواتین ہیں جو گوشۂ گمنامی میں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان خاموش کرداروں کو اجاگر کیا جائے تاکہ آئندہ نسلوں کے لیے نمونہ عمل بنے نیز اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ دینی خدمات وتحریکات میں خواتین کو شامل کرتے ہوئے ان کی تربیت کا اہتمام کیا جائے، کیا وجہ ہے کہ قادیانیوں کی تو خواتین کی مستقل تنظیم ''**لجنہ اماء اللّٰہ**'' اور اس کا ترجمان رسالہ ہو اور تحفظ ختم نبوت کی تنظیمات میں خواتین کے لیے کوئی شعبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ ہی راہ ہدایت عطا کرے۔ (آمین)